روزنامہ
الفضل
ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | منگل ۲۳ - رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، ۹ - شہادت ۱۳۷۰ہش، ۹ - اپریل ۱۹۹۱ء | نمبر ۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان گذارنے کا طریق

"جب آپ رمضان سے اس طرح گذریں کہ خدا آپ کو مل جائے تو یہ وہ رمضان ہے جو سچا رمضان ہے۔ اگر رمضان سے اس طرح گذر جائیں کہ خدا کو پائے بغیر پھر دوبارہ عام مہینوں میں داخل ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے رمضان دیکھا ہی نہیں"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جب انسان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر سوچتا ہے، تو اس کی امید کس قدر وسیع ہو جاتی ہے اور پھر رحمانیت یہ ہے کہ بدوں کسی عملِ عامل کے اُن اسباب کو مہیا کرتا ہے۔ جو لقائے وجود کے لئے ضروری ہیں۔ دیکھو چاند، سورج، ہوا، پانی وغیر بدوں ہماری دعا اور التجا کے اور بغیر ہمارے کسی عمل اور فعل کے اس نے ہمارے وجود کے بقا کے لئے کام میں لگا رکھے ہیں اور پھر رحیمیت یہ ہے کہ اعمال کو ضائع نہ کرے اور (جزاء وسزا کے دن کا مالک) کا تقاضا یہ ہے کہ بامراد کر دے۔ جیسے ایک شخص امتحان کے لئے بہت محنت سے تیاری کرتا ہے، مگر امتحان میں دو چار نمبروں کی کمی رہ جاتی ہے، تو دنیوی نظام اور سلسلہ میں تو اس کا لحاظ نہیں کرتے اور اس کو گرا دیتے ہیں، مگر خدا تعالیٰ کی رحیمیت اس کی پردہ پوشی فرماتی ہے اور اس کو پاس کرا دیتی ہے۔ رحیمیت میں ایک قسم کی پردہ پوشی بھی ہوتی ہے"۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۲۵-۱۲۶)

انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے روحانی اعضاء سے مفید اور مضر چیزوں کی پہچان کرے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"جس طرح انسان کے جسم کے لئے یہ اعضاء خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں اور ہر قسم کی اشیاء سے فائدہ اٹھانے اور ان کے نقصانات سے بچنے کے ذرائع بتائے ہیں۔ اسی طرح روحانی اعضاء بھی ہوتے ہیں۔ روحانی کان بھی ہوتے ہیں۔ روحانی آنکھیں بھی ہوتی ہیں۔ روحانی قوتِ ذائقہ بھی ہوتی ہے۔ اور روحانی حسیں بھی ہوتی ہیں اور ان باطنی اعضاء کے ذریعہ ان چیزوں کو پہچانا جاتا ہے جو روح کے لئے مفید یا مضر ہوتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ ان اعضاء سے بہت کم لوگ فائدہ اٹھاتے اور بہت تھوڑے ان کو استعمال میں لاتے ہیں۔ کسی شخص نے ایک لطیفہ لکھا ہے اور ہے تو وہ لطیفہ ہی مگر عقلمند انسان ہر ایک بات سے سبق حاصل کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے یہ لطیفہ بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ لکھا ہے کہ کسی بادشاہ نے برسبیلِ تذکرہ اپنے ایک وزیر سے پوچھا۔ کہ دنیا میں اندھے زیادہ ہیں یا سوجاکھے۔ تو اس نے کہا حضور اندھے زیادہ ہیں۔ بادشاہ نے کہا یہ بات تو مشاہدہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ اگر ہم بازار میں جائیں تو ہمیں سوجاکھے بہت نظر آتے ہیں۔ اور اندھے بہت کم ہوتے ہیں۔ اور اگر تمہاری بات صحیح ہے تو تم اندھوں کی ایک فہرست بنا کر دکھاؤ۔ اس نے کہا۔ بہت اچھا۔ میں فہرست بنا کے حضور کے پیش کروں گا۔ اس کے بعد وہ کہیں بازار میں بیٹھ کر رسی بٹنے لگ گیا۔ چونکہ وہ بادشاہ کا درباری تھا اور یہ کام اس کی حیثیت سے بہت گرا ہوا تھا۔ اس لئے جو کوئی گذرتا اس سے پوچھتا کہ جناب کیا کر رہے ہیں؟ تو وہ کہتا رسی بٹ رہا ہوں اور پوچھنے والے کا نام اپنی فہرست میں لکھ لیتا۔ حتیٰ کہ بادشاہ بھی جب اس راستہ سے گذرا تو اس نے اس سے یہی سوال کیا کہ کیا کر رہے ہو؟ تو اس نے کہا رسی بٹ رہا ہوں۔ اور بادشاہ کا نام بھی اسی فہرست میں لکھ لیا۔ دوسرے دن اس نے بادشاہ کی خدمت میں وہ فہرست پیش کر دی کہ دیکھئے حضور اندھے زیادہ ہیں یا سوجاکھے۔ بادشاہ نے جب اپنا ہی نام سب سے پہلے دیکھا تو حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا کہ یہ کیا؟ اس نے کہا کہ حضور میں رسی بٹ رہا تھا اور جو گذرتا تھا یہی پوچھتا تھا کہ کیا کر رہے ہو؟ حالانکہ جو کچھ میں کر رہا تھا وہ ہر ایک کو نظر آتا تھا۔ چونکہ یہ لوگ باوجود دیکھنے کے پھر پوچھتے تھے۔ اس لئے میں نے ان کو اندھوں میں ہی لکھ لیا ہے۔ تو اس وزیر نے دنیا کے لحاظ سے ایک معقول بات کہی اور وہ یہ کہ دنیا کے لوگ بہت چیزیں دیکھتے ہیں لیکن ان کے نتیجہ تک نہیں پہنچتے۔ ان لوگوں کو تو چاہیئے تھا کہ اس سے سوال کرتے کیوں ایسا کر رہے ہو؟ نہ کہ یہ کیا کر رہے ہو؟"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۱۴ء)

درخواست دعا

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں اُن تمام مربیان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں دعوت الی اللہ کا فریضہ بجا لا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی کوششوں میں برکت ڈالے اور اُن کا حامی و ناصر ہو۔ (وکیل التبشیر)

تقریبِ شادی

مکرم راجہ منیر احمد خانصاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ابن مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) راجہ محمد مرزا خانصاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کی شادی ہمراہ محترمہ نورین اکبر صاحبہ بنت مکرم راؤ محمد اکبر خانصاحب آف گنگاپور ضلع فیصل آباد مورخہ ۴۔ مارچ ۱۹۹۱ء کو انجام پائی۔

آپ کے نکاح کا اعلان اسی روز محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے مبلغ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔

۵۔ مارچ کو محترم راجہ صاحب نے بعد دوپہر وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹۔ شہادت ۱۳۷۰ ہش ۹۔ اپریل ۱۹۹۱ء

یتامیٰ کی خبر گیری

اس میں تو کچھ شک نہیں کہ رمضان کا مہینہ اب گذر ہی گیا ہے یعنی صرف گنتی کے چند روز باقی رہ گئے ہیں لیکن جو بات ہم کہنا چاہتے ہیں اس کا تعلق رمضان سے ہونے کے علاوہ سال کے باقی مہینوں سے بھی ہے۔ دراصل وہ بات ہر لمحہ ہمارے دلوں کو اپنی طرف کھینچنے والی ہے۔

آپ نے سیکرٹری صاحب یتامیٰ کمیٹی کا اعلان پڑھ لیا ہوگا۔ اس میں رمضان کا ذکر کرتے ہوئے تلاوت، مالی قربانی اور یتامیٰ کی خبر گیری کا ذکر ہے۔ ہمارے ارد گرد کہیں نہ کہیں کوئی یتیم ضرور ہوتا ہے۔ اور ویسے بھی کون جانے کس بچے نے کب یتیم ہو جانا ہے۔ آخر موت تو نہ وقت دیکھتی ہے نہ حالات۔ غرضیکہ یتیم کے متعلق جو کچھ بھی کہنا ہو وہ ہر وقت کہا جا سکتا ہے۔ یہ بات اپنے اندر ایک تسلسل رکھتی ہے۔

یتیم کی خبر گیری کی مختلف صورتیں ہیں۔ کسی تہوار پر اسے اپنے ساتھ شریک کر لیا جائے۔ کسی ضرورت کے وقت اس کی ضرورت پوری کر دی جائے اور اسے ضرورت نہ بھی ہو تو اسے کسی قدر آسائش مہیا کرنے کا سامان کر دیا جائے اور ان کے علاوہ ایک طریق یہ ہے کہ اس کی ایک ایسی ضرورت جو اس کی ساری زندگی۔ اس کی آسائش اور اس کے سٹیٹس سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں اس کی مدد کر دی جائے۔ وہ بات ہے تعلیم۔ تھوڑی بہت ہی مدد کی جا سکتی ہے۔ تو وہی کیجئے۔ کاپیاں۔ کتابیں۔ فیس۔ کپڑے۔ جو کچھ بھی آپ دے سکتے ہیں اسے ضرور دیں لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو زیادہ آسائش عطا کی ہوئی ہے تو ایک یتیم کی تعلیم کا پورے کا پورا خرچ برداشت کر لیجئے۔ اس طرح ایک شخص کو آپ زندگی بلکہ بہتر زندگی دے سکتے ہیں۔

سیکرٹری صاحب یتامیٰ کمیٹی کے اعلان کے مطابق۔ عمر اور تعلیم کے لحاظ سے تین صد روپے ماہوار سے سات صد روپے ماہوار تک خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ یہ سارا خرچ برداشت کر سکتے ہیں تو ضرور کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دیں گے۔

غریبوں کی غربت کا ہے یہ مداوا
زکوٰۃ اپنی دولت کی دیتے رہو تم
خدا نے دیا ہے تمہیں تیل وافر
خدا سے یہ تیل اور لیتے رہو تم

ابوالاقبال

کرم کی اک نظر مجھ پر مرے ستّار ہو جائے
گناہوں کے مرض سے پاک یہ بیمار ہو جائے

گناہوں کا بڑا ہے بوجھ ڈر ہے ڈوب جانے کا
تری رحمت اگر ہو ساتھ بیڑہ پار ہو جائے

چلے آؤ مری جاں اب لبوں پر جان آئی ہے
شفا پاؤں عطا گر شربتِ دیدار ہو جائے

جہادِ زندگانی میں وہی مردِ مجاہد ہے
کہ شیطاں جس کے ہاتھوں زک اٹھائے خوار ہو جائے

بجا ہے ناز اس انساں کا اپنی خوش نصیبی پر
کہ حاصل جس کو لطفِ گریۂ اسحار ہو جائے

بہار آئی تقاضا کر رہی ہے آبلہ پائی
چلو دیوانو سیرِ وادیٔ پُر خار ہو جائے

کسی ایسی دوا کی جستجو ہے مجھ کو چارہ گر
فزوں جس سے کہ ذوقِ لذتِ آزار ہو جائے

کٹی دشواریوں میں عمر ساری اب یہ حالت ہے
"اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے"

رحمت اللہ شاکر

کفالت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد (۳۰۰) روپے ماہوار سے سات صد (۷۰۰) روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں۔ تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھی بھجوا دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء رقم جمع کرانا چاہتے ہیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ اور دعا

ایک حدیث کا ترجمہ:

حضرت عبداللہؓ بن عمر بن العاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"روزہ دار کے لئے اس کی افطاری کے وقت ایک ایسی دعا ہے جو رد نہیں کی جاتی"۔

بعض اوقات بھی اپنے اندر خاص تاثیرات رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک رمضان کے ایام میں افطاری کا وقت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ روزانہ افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو آگ سے بری قرار دیتا ہے (ابن ماجہ)

یہ ایسا بابرکت وقت ہے کہ روزہ دار کا دل یوں بھی اس وقت ایک خاص سرور کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ خصوصاً اس خیال سے کہ خدا کی خاطر مجھے سارا دن بھوکا پیاسا رہنے اور اسکی رضا کے لئے بری باتوں سے بچنے کی توفیق ملی۔ انسان کے قلب پر ایک خاص کیفیت امتنان اور سوز وگداز اور رقت و حضور قلب کی کیفیت وارد ہوتی ہے۔ ایسے وقت میں جو دعا کی جائے ضرور قبول ہوگی جبکہ وقت بھی ایسا بابرکت ہو اور طبیعت میں بھی اضطرار کی جملہ کیفیات پائی جائیں اسلئے فرمایا ہر افطاری کے وقت روزہ دار کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ دعا اور روزہ کا باہم گہرا ربط ہے۔ یسعیاہ نبی نے اپنے پیروؤں کو یہی کہا کہ تم پوری شرائط کے ساتھ روزہ نہیں رکھتے کہ تمہاری آواز عالم بالا پر سنی جائے (یسعیاہ باب ۵۸ آیت ۴) گویا کامل روزے کا ایک نتیجہ قبولیت دعا ہے۔

روزہ اور دعا سے اور بھی کئی کرامات و برکات حاصل ہوتی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری ایک دفعہ جب ایک بد روح کو نہ نکال سکے تو انہوں نے حضرت مسیحؑ سے اسکی وجہ پوچھی۔ لکھا ہے اسکے شاگردوں نے تنہائی میں اس سے پوچھا ہم اسے کیوں نہ نکال سکے تو اس نے ان سے کہا کہ یہ قسم روزہ اور دعا کے سوا کسی اور طرح نہیں نکل سکتی۔ (مرقس باب ۹ آیت ۲۸، ۲۹)

روزہ اور دعا و گریہ زاری کے ذریعے انسان خدا کے غضب سے بچ سکتا ہے۔ یوایل اور دانیال نبی فرماتے ہیں۔ خداوند کا روز عظیم بہت خوفناک ہے۔ کون اس کی برداشت کر سکتا ہے لیکن خداوند فرماتا ہے اب بھی پورے دل سے اور روزہ رکھکر اور گریہ زاری و ماتم کرتے ہوئے میری طرف رجوع لاؤ اور اپنے کپڑوں کو نہیں بلکہ دلوں کو چاک کرکے خداوند اپنے خدا کی طرف متوجہ ہو کیونکہ وہ رحیم و مہربان، قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی ہے۔ اور عذاب نازل کرنے سے باز رہتا ہے (یوایل باب ۲ آیت ۱۲ تا ۱۳)

"اور روزہ اور دعا کے نتیجے میں انسان کو خدا ملتا ہے جیسے خداوند خدا کی طرف رخ کیا اور میں منت اور مناجات کرکے اور روزہ رکھ کر اور ٹاٹ اوڑھ کر اور راکھ پر بیٹھ کر اس کا طالب ہوا۔ (دانیال باب ۹ آیت ۳)

قرآن کریم میں احکام رمضان کے درمیان دعا کا بیان ہے کہ (اے رسول میرے بندے جب تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو جواب دے کہ میں ان کے قریب ہوں) جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اسکی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہیئے کہ وہ (یعنی دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔ (البقرۃ ۱۸۷)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کا رمضان کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں۔ رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دعاؤں کا مہینہ ہے (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔ اسی طرح دعا کے قبول ہونے کے اوقات بھی ہیں۔ لیکن وہ ظاہری سامانوں کی حد بندیوں کے نتیجے نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ انسانی قلوب کی خاص حالتوں کی کیفیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنہیں وہی انسان محسوس کرسکتا ہے جس پر وہ حالت وارد ہو۔ مگر دعا کی قبولیت کا ایک اور وقت بھی ہے۔ جسکے معلوم کرنے کے لئے باریک قلبی کیفیات سے واقف ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور وہ وقت رمضان کا مہینہ ہے۔ یہ آیت خدا تعالیٰ نے روزوں کے ساتھ بیان کی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا روزوں سے بہت گہرا تعلق ہے اور اسکے روزوں کیساتھ بیان کرنے کی وجہ یہی ہے کہ ماہ رمضان میں توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو جاتی ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ جب کوئی پھیلی ہوئی چیز محدود ہو جائے تو اس کا زور بہت بڑھ جاتا ہے۔ جیسے دریا کا پاٹ جہاں تنگ ہوتا ہے وہاں پانی کا بڑا زور ہوتا ہے۔ اسی طرح رمضان کے مہینے میں وہ اسباب پیدا ہو جاتے ہیں جو دعا کی قبولیت کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس مہینے میں ایک بہت بڑی جماعت ایسی ہوتی ہے جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے۔ پھر سحری کے لئے سب کو اٹھنا پڑتا ہے۔ اور اسطرح ہر ایک کو کچھ نہ کچھ عبادت کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اس وقت لاکھوں انسانوں کی دعائیں جب خدا تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ ان کو رد نہیں کرتا۔ بلکہ ان کو قبول فرماتا ہے۔ اس وقت ایک کرب کی حالت ہوتی ہے پھر کس طرح ممکن ہے کہ ان کی دعا قبول نہ ہو) پس رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتا ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں دعا کرنے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قریب کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اگر وہ قریب ہونے پر بھی نہ مل سکے تو اور کب مل سکے گا۔ (۔۔۔۔۔ سورہ بقرہ ص ۴۰۹)

روزہ دار کی دعا کی قبولیت کے بارہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین اشخاص کی دعا کبھی رد نہیں کی جاتی۔ ایک امام عادل کی دعا۔ دوسرے روزہ دار کی دعا یہاں تک کہ وہ افطار کرے۔ اور تیسرے مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قیامت کے دن بادلوں سے ولیے رفعت دے گا اور ان دعاؤں کے لئے آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میری عزت کی قسم (اے دعا کرنے والے) میں تیری مدد کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں بھی تین دعاؤں کی خاص قبولیت کا ذکر ہے والدین کی اولاد کے حق میں دعا۔ روزہ دار کی دعا۔ اور مسافر کی دعا۔ (جامع الصغیر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت دعا فرماتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے اور روزہ کی قبولیت کی دعا بھی فرماتے۔ کیا ہی خوب ہو کہ انسان افطاری کے وقت سے تھوڑا پہلے وضو کرکے تخلیہ میں بیٹھ کر قبولیت کے اس وقت میں اپنی حاجات خدا کے آگے پیش کرے اور ان قیمتی لمحات سے فائدہ اٹھائے۔ ہمارے نزدیک جو شخص رمضان کے روزوں کے علاوہ اس کی دوسری عبادات اور برکات سے محروم ہو رہا ہے اسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بتائی ہوئی یہ دعا کرنی چاہیئے۔ فرمایا۔

"پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ توفیق بخش دے گا"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۸۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روزانہ کا معمول تھا کہ ۷۰ مرتبہ سے بھی زائد استغفار فرماتے اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی لیلۃ القدر میں اسی بخشش اور خطاؤں کی معافی کرنے کی تلقین فرمائی۔ اسی لئے رمضان میں کثرت سے استغفار اور ذکر الٰہی کرنا چاہیئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گذر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور گناہ بخشے نہ گئے۔

(الحکم ۲۹ فروری ۱۹۰۸ء)

کم از کم رمضان میں تو دست در کار اور دل بایار کی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔

روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے ویسے ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کا ذکر فرماتے ہوئے ساتھ یہ بھی بیان کیا ہے کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں کہہ دے کہ میں قریب ہوں۔ میں جب کوئی دعا کرے تو اسکی دعا سنتا ہوں۔ پس وہ بھی میری بات مانیں مجھ پر ایمان لائیں تاکہ رشد حاصل کریں۔ یہ رمضان ہی کی شان میں فرمایا گیا ہے۔ اور اس سے اس ماہ کی عظمت اور سِرّ الٰہی کا پتہ چلتا ہے۔ کہ اگر وہ اس ماہ میں دعائیں مانگیں تو میں قبول کرلوں گا۔ لیکن ان کو چاہیئے کہ وہ میری باتوں کو قبول کریں۔ اور مجھے مانیں۔ انسان جسقدر خدا کی باتیں ماننے میں قوی ہوتا ہے خدا بھی ویسا ہی اسکی باتیں مانتا ہے۔ تاکہ وہ رشد حاصل کریں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ کو رشد سے بھی خاص تعلق ہے۔ اور اس کا ذریعہ خدا پر ایمان۔ اسکے احکام کی اتباع اور دعا کو قرار دیا ہے۔ اور یہی باتیں ہیں جن سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص ۱۸۲)

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔

ہر بالغ اور باصحت (۔۔۔۔۔۔) پر یہ واجب قرار دیتا ہے کہ وہ رمضان کے روزے رکھے۔ اور ان مبارک ایام کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح و تحمید اور قرآن کریم کی تلاوت اور دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کرے۔ تاکہ اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

(۔۔۔۔۔۔ البقرہ ص ۳۸۶)

"قرآن شریف ایک ایسی ہدائت ہے کہ اس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الباری ناصر

قلم سحر — زبان جادو

روحانی، دینی، مذہبی، اخلاقی، تاریخی، سائنسی، طبی، اور کائناتی علوم کے بحر مواج کے خالق ایک ایک لفظ دُرِّ نایاب ایک ایک جملہ آبِ کوثر سے دھلا ہوا۔ حضرت سلطان القلم ان تخلیقات کے دوران کن کیفیات سے گزرتے تھے کچھ اقتباسات کی مدد سے ان کی لفظی تصویر دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے روایت ہے کہ "آپ جب کوئی تصنیف فرماتے تو پہلے ایک دفعہ تمام قرآن کریم ختم کر لیتے۔"

(الفضل چھ جنوری ۱۹۱۷ء)

احادیث کی کتب کا مطالعہ اور کثرت سے درود شریف پڑھنا آپ کا شعار تھا۔ قرآن کریم پر اس قدر غور فرماتے کہ کئی کئی گھنٹے ایک ایک آیت نئے نئے معانی پر غور فرماتے۔ اس طرح اس خالق حقیقی سے براہ راست فیضیاب ہوتے جو تمام خزانوں کا مالک و مختار ہے اور معین اندازے سے اتارتا رہتا ہے۔"

آغاز ہی میں آریہ اور برہمو سماج والوں کو تحریر و تقریر کے میدان میں دندان شکن شکست کے بعد براہین احمدیہ جیسی عظیم الشان کتاب تصنیف فرمائی مگر اسباب اشاعت میسر نہ تھے۔ آپ کو دھن لگی تھی کہ کسی طرح ہر طرف سے حملے کی زد میں مسلمانوں کو بروقت دلائل کے ہتھیار مل جائیں آپ کی زندگی کا ہر لمحہ وقف تھا"

حضرت اماں جان سے روایت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے بیان فرمائی۔

"حضرت اقدس عام طور پر صبح کی نماز کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سو جایا کرتے تھے کیونکہ رات کا زیادہ حصہ آپ جاگ کر گذارتے تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ اول تو اکثر اوقات رات کے وقت بھی مضامین لکھنے پڑتے تھے جو عموماً آپ بہت دیر تک لکھتے رہتے تھے۔۔۔ حضرت صاحب مٹی کے تیل کی روشنی کے سامنے بیٹھ کر کام کرنا پسند نہ کرتے تھے اور اس کی جگہ موم بتیاں استعمال کرتے تھے۔ ایک زمانہ میں کچھ عرصہ گیس کا لیمپ بھی استعمال کیا تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے حضرت ۔۔۔ کی یہ عادت تھی کہ کئی کئی موم بتیاں جلا کر سامنے رکھوا لیتے تھے اگر کوئی بتی بجھ جاتی تو اس کی جگہ اور جلا لیتے تھے اور گھر میں عموماً موم بتیوں کے بنڈل منگوا کر ذخیرہ رکھوا لیتے تھے۔ (سیرۃ جلد اول صفحہ ۳)

حضرت ۔۔۔ تحریر کا کام آخری زمانہ میں ٹیڑھے نب سے کیا کرتے تھے اور بغیر خطوط کے سفید کاغذ استعمال فرماتے تھے۔ آپ کی عادت تھی کہ کاغذ لے کر اس کی دونوں جانب شکن ڈال لیتے تھے تاکہ دونوں طرف سفید حاشیہ رہے اور آپ کالی روشنائی سے بھی لکھ لیتے تھے اور بلیو بلیک سے بھی اور مٹی کا ایلا سا بنوا کر اپنی دوات اس میں نصب کروا لیتے تھے تاکہ گرنے کا خطرہ نہ رہے۔ آپ بالعموم لکھتے ہوئے ٹہلتے بھی جاتے تھے۔ اور لکھتے بھی اور دوات ایک جگہ رکھ دیتے تھے جب اس کے پاس سے گذرتے تھے نب کو تر کر لیتے اور لکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی تحریر کو پڑھتے بھی جاتے تھے اور آپ کی عادت تھی کہ جب آپ اپنے طور پر پڑھتے تھے تو آپ کے ہونٹوں سے گنگنانے کی آواز آتی تھی اور سننے والا الفاظ صاف نہیں سمجھ سکتا تھا آپ کی تحریر پختہ مگر شکستہ ہوتی تھی جس کو عادت نہ ہو وہ صاف نہیں پڑھ سکتا تھا لکھے ہوئے کاٹ کر بدل بھی دیتے تھے چنانچہ آپ کی تحریر میں کئی جگہ کٹے ہوئے حصے نظر آتے تھے۔"

(روایت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد "سیرۃ")

"میں نے دیکھا ہے کہ حضرت اقدس نازک سے نازک مضمون لکھ رہے ہیں اور پاس ہنگامۂ قیامت برپا ہے بے تمیز بچے اور سادہ عورتیں جھگڑ رہی ہیں۔۔۔ مگر حضرت یوں لکھے جا رہے ہیں اور کام میں یوں مستغرق ہیں گویا خلوت میں بیٹھے ہیں یہ ساری لانظیر اور عظیم الشان کتابیں، عربی، اردو، فارسی ایسے ہی مکانوں میں لکھی ہیں۔ میں نے ایک دفعہ پوچھا۔ اتنے شور میں حضور کو لکھنے یا سوچنے میں ذرا بھی تشویش نہیں ہوتی؟ مسکرا کر فرمایا۔

"میں سنتا ہی نہیں تو تشویش کیا ہو اور کیونکر ہو۔"

(روایت حضرت مولوی عبدالکریم)

آپ کی تمام تر توجہ دینِ حق کی حقانیت ثابت کرنے پر تھی۔ خدا تعالیٰ احضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کا اصلی اور حقیقی چہرہ دکھانا آپ کا مدعا تھا اور دین حق کے خلاف ہر اعتراض کا دندان شکن جواب دینا آپ کا مقصود تھا اس کے لئے قلمی جہاد وقت کی اہم ترین ضرورت تھی آپ نے براہین احمدیہ تصنیف فرمائی تو آپ سارے عالم کی مخالف افواج کے سامنے تنہا کھڑے تھے اور ایک قلم الحدید آپ کا ہتھیار تھا آپ فرماتے ہیں۔

"میں تو براہین چھپنے کے وقت ایسا گمنام تھا کہ امرتسر میں ایک پادری کے مطبع میں جس کا نام رجب علی تھا، میری کتاب براہین احمدیہ چھپتی تھی اور میں اس کے پروف دیکھنے اکیلا امرتسر جاتا اور اکیلا واپس آتا اور کوئی نہ پوچھتا کہ تو کون ہے اور نہ مجھ سے کسی کا تعارف تھا۔"

(براہین احمدیہ جلد پنجم)

براہین احمدیہ سے تعارف کے لئے ملکی پریس میں تحریک، ملک کے مسلمان رؤساء اور دوسرے لوگوں سے خط وکتابت اور پھر اس کی ترسیل وغیرہ امور میں سے ہر امر بجائے خود ایک دفتر اور عملہ کا متقاضی تھا لیکن آپ نے ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں بھی ایک فرض شناس اور بیدار مغز انسان کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کیا۔ کتاب کی تحریک کے لئے ملکی جرائد و رسائل "سفیر ہند" "اشاعت السنہ" اور "منشور محمدی" وغیرہ میں مضامین تحریر فرمائے۔ ملک کے مسلم دوست رؤساء اور امراء کو سینکڑوں دستی خطوط لکھے کتاب کی روانگی کے لئے مفصل فہرست مرتب فرمائی حضور خود اپنے ہاتھ سے پیکٹ تیار کرتے ان پر اپنے ہاتھ سے مرسل الیہ کا پتہ تحریر فرماتے۔"

(حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ ۴۲)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

آپ فرماتے ہیں

"میں مشاہدہ کر رہا ہوں کہ دست غیبی مجھے مدد دے رہا ہے اور اگرچہ میں تمام فانی انسانوں کی طرح ناتواں اور ضعیف البیان ہوں تاہم میں دیکھتا ہوں کہ مجھے غیب سے قوت ملتی ہے اور نفسانی قلق کو دبانے والا ایک صبر بھی عطا ہوتا ہے اور جو میں کہتا ہوں کہ ان الٰہی کاموں میں قوم کے ہمدرد مدد کریں وہ بے صبری سے نہیں بلکہ صرف ظاہر کے لحاظ اور اسباب کی رعایت سے کہتا ہوں ورنہ خدا تعالیٰ کے فضل پر میرا دل مطمئن ہے اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا اور میرے تمام ارادے اور امیدیں پوری کر دے گا۔

(ازالہ اوہام)

"بخدا میں نے املاء اور انشاء میں کچھ فکر نہیں کیا اور میں ادیبوں میں سے نہیں تھا اور میری قلم کسی مددگار کی محتاج نہیں ہوئی بلکہ میں نہیں جانتا تھا کہ بلاغت کسے کہتے ہیں اور نہیں جانتا تھا کہ فصاحت کیونکر حاصل ہوتی ہے۔۔۔ بس ایک دفعہ ایک نور میرے دل پر ڈالا گیا اور ایک چیز روشنی کی طرح اتری۔ بس میں صاحب زبان رواں اور صاحب قول اٹل ہو گیا۔ پس مبارک ہے وہ خدا جو احسن الخالقین ہے۔" (حجۃ اللہ صفحہ ۴)

دنیا ان حقائق کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئی کہ یہ سب حرف حرف صداقت ہے۔ چنانچہ شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی لکھتے ہیں کہ:

"ایماناً اور حلفاً اس حقیقت کا اظہار اپنی ساری عمر کے تجربے کے بعد کرتا ہوں کہ کسی بھی ادیب اور انشاء پرداز کے مضامین میں میں نے وہ شوکتِ الفاظ ندرت بیان اور جذب و اثر نہیں دیکھا جیسا میں نے حضرت مرزا صاحب کے کلام میں مشاہدہ کیا۔۔۔ آج میں علیٰ وجہ البصیرت یقین کرتا ہوں کہ اردو کا کوئی ادیب حضرت سلطان القلم کا مقابلہ انشاء پردازی میں نہیں کر سکتا اور ہرگز نہیں کر سکتا۔

(حیات مرزا بشیر احمد)

مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا اور کیا خوب لکھا:

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔۔۔۔ اور شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ ۔۔۔ (اخبار وکیل امرتسر)

ضرورت چوکیداران

○ رات کی چوکیداری کے لئے چوکیداروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب تجربہ اور قابلیت ہو گی۔ ربوہ سے باہر کے افراد کو اپنی رہائش اور طعام کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ صحتمند اور مستعد خواہش مند اپنے صدر یا امیر جماعت سے اپنی درخواست کی تصدیق کروا کے فوری طور پر خود ملیں۔

سید قاسم احمد دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ______ نون۔سین

بنگلہ دیش کے انتخابات
(ایک تجزیہ)

گذشتہ دنوں بنگلہ دیش میں انتخابات کی گہماگہمی رہی۔ ۲۷ تاریخ کو انتخابات ہوئے اور نتائج خاصی حد تک توقع سے مختلف رہے۔ تبصرہ نگاروں کا خیال تھا کہ عوامی لیگ بے شک تھوڑی سی اکثریت کے ساتھ جیتے لیکن جیتے گی ضرور اور بنگلہ دیش نیشنل پارٹی دوسرے نمبر پر رہے گی۔ لیکن ہوا اس سے مختلف یعنی بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی جیت گئی۔ اگرچہ وہ ۲/۳ اکثریت حاصل نہیں کر سکی۔ عوامی لیگ دوسرے نمبر پر آئی اور تیسرے نمبر پر جاتیہ پارٹی جو سابق صدر حسین محمد ارشاد کی پارٹی ہے اور اس کے بعد اسلامی جماعت نے کچھ سیٹیں حاصل کیں۔ بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی نے ۱۴۰ عوامی لیگ نے ۸۵ جاتیہ پارٹی نے ۳۵ اور جماعت اسلامی نے ۱۸ نشستیں حاصل کیں۔ خاص طور پر جو بات تبصرہ نگاروں کو عجیب لگی وہ یہ تھی کہ اتنی نشستوں کے اختلاف کے باوجود عوامی لیگ اور بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی نے تقریباً ایک جتنے ووٹ حاصل کئے۔ نیشنلسٹ پارٹی نے ۴۰ء۳۱ فیصد اور عوامی لیگ نے ۱۳ء۳۱ فی صد ووٹ حاصل کئے۔ اس کے مقابلے میں باوجود اس کے کہ جماعت اسلامی نے صرف ۱۸ نشستیں حاصل کیں۔ ان کے ووٹوں کی تعداد ۱۱ء۷۳ تھی۔ اور جاتیہ پارٹی جس نے ۳۵ سیٹیں حاصل کیں۔ اس کے ووٹوں کی تعداد ۱۱ء۶۹ تھی۔

عوامی لیگ کیوں اکثریتی پارٹی نہ بن سکی اس کے متعلق تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اس پارٹی نے اپنے پراپیگنڈے کی بنیاد ایک ایسی بات پر رکھی جس کی اب کسی کو پرواہ نہیں۔ وہ بات یہ تھی کہ عوامی لیگ نے ملک کو آزاد کروایا تھا۔ حسینہ واجد اس شخص کی بیٹی ہے جسے شروع شروع میں بابائے قوم کہا گیا۔ اور جس نے بنگلہ دیش کی آزادی کے لئے کام کیا۔ ویسے بھی حسینہ واجد کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے کی عادی نہیں ہے۔ از خود فیصلے کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس کی پارٹی ان فیصلوں پر صاد کرے اور پھر عمل کرے۔ اس پارٹی کے متعلق اگرچہ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اسے بھارت کی سرپرستی حاصل ہے لیکن یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ بھارت کی جمہوریت نواز پارٹیوں سے اس کے رابطے ہیں۔ ان رابطوں کو بنگلہ دیش کے باشندوں نے اس انتخاب کے ذریعے ناپسندیدہ ظاہر کر دیا ہے۔ بعض تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کے برسر اقتدار آنے سے قدامت پسند مذہبی لوگوں کو زیادہ طاقت حاصل ہو جائے گی۔ انتخابات کے دوران اگرچہ جماعت اسلامی نے اس پارٹی کے ساتھ انتخابات میں شراکت تو نہیں کی لیکن جہاں انہوں نے آدمی کھڑے نہیں کئے تھے وہاں انہوں نے بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کی حمایت کی۔ حسین محمد ارشاد کے دور صدارت میں بھی قدامت پسندوں نے خاصی طاقت حاصل کر لی تھی اور وہ اس لئے کہ ارشاد نے قدامت پسندی سے خاصا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔

پارلیمنٹ میں جماعت اسلامی نے بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کی حمایت کا یقین دلایا ہے اور اس طرح بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کو اکثریت حاصل ہو جائے گی۔ لیکن تجزیہ نگار اس بات سے حیران ہیں کہ جماعت اسلامی جو ایک قدامت پرست پارٹی ہے وہ ایک دور جدید کی عورت خاتون کو کس طرح ملک کا سربراہ تسلیم کرے گی۔

سائنسی جنگ

آج سے سات ہزار سال پہلے پہیہ ایجاد ہوا تھا۔ لیکن اس پہیے کی ایجاد سے آگے بڑھنے کے لئے ۶۵۰۰ سال مزید لگے۔ جبکہ چھاپہ خانہ ایجاد ہوا جس سے خاصا سماجی انقلاب آیا۔ اس کے بعد ۳۰۰ سال گزرنے پر بھاپ کا انجن ایجاد ہوا اگرچہ اس بھاپ کے انجن نے بڑی سست روی سے کام کیا۔ گذشتہ صدی کے آغاز میں نپولین کو گھوڑے پر سوار ہو کر روس کی طرف جانا پڑا اس طرح سات ہزار سال سے لے کر گذشتہ صدی کے افتتاح تک صرف اتنا ہی معمولی سا انقلاب رونما ہو سکا۔ لیکن اس کے بعد تھوڑے ہی عرصے میں دنیا کی حالت یکسر بدل گئی ۱۹۴۰ء کے بعد تو زبردست انقلاب آگیا۔ نیوکلیر انرجی ٹرانسسٹر کمپیوٹر، کمیونیکیشن سٹلائٹ، ڈی۔ سی۔ آر جینیٹک انجینئرنگ۔ ان ساری چیزوں نے انسانی زندگی اور انسانی ذہن کے حلقے کو انتہائی طور پر وسیع کر دیا۔ حتیٰ کہ وہ مصنوعی انسان بنانے کی کوشش میں لگ گیا۔ ٹسٹ ٹیوب بے بیز بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ کمپیوٹر کی بجائے سپر کمپیوٹر آگئے۔ اور یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو ایسے آدمی کو جو ان سے ناواقف ہے۔ بالکل متقدین میں سے ظاہر کر دیتی ہیں۔ جنگیں جیتی اور ہاری کیوں جاتی ہیں۔ ان کا انحصار بھی افراد کی تعداد یا موجود اسلحہ پر نہیں صبح کے وقت تک جو ہتھیار موجود ہوں اور جن سے اس سے پہلی کوئی جنگ جیتی جا چکی ہو۔ نہیں کہا جا سکتا کہ شام سے وقت تک کوئی نیا ہتھیار ایجاد ہو جائے گا۔ اور وہ ان تمام ہتھیاروں کو ناکارہ کر دے گا۔ خلیج ہی کی جنگ میں ہم نے دیکھا ہے کہ عراق کے پاس افرادی قوت کے لحاظ سے بہت بڑی فوج تھی۔ اسلحہ بھی کافی تھا۔ سکڈ میزائیل بھی تھے۔ اور صدام حسین کا یہ خیال لگتا تھا۔ کہ سکڈ میزائیل سے وہ اسرائیل میں افراتفری پیدا کر دے گا۔ اور اسے بھی جنگ میں گھسیٹ کر جنگ کا پانسہ پلٹ دے گا۔ اس نے سکڈ میزائیل پھینکے بھی لیکن امریکہ کے تازہ ترین ہتھیار پیٹریاٹ نے سکڈ کو کام ہی نہیں کرنے دیا۔ گویا کہ امریکہ کے پاس جو نئے ہتھیار تھے جن سے دنیا ابھی متعارف ہی نہیں ہوئی اس نے خلیج کی جنگ کو لمبا ہونے کی بجائے صرف ۴ روز یعنی زمینی جنگ کے بعد ۴ روز میں اسے ختم کر دیا۔ بعض لوگ ویت نام کا ذکر کرتے ہیں لیکن ویت نام کی جنگ بالکل مختلف تھی وہ گوریلا جنگ تھی اور ایک گوریلا جنگلوں میں چھپ جائے اور اپنا کام جاری رکھے تو دنیا کی کوئی فوج اس کام کا توڑ نہیں ہو سکتی۔

مبصرین کا خیال ہے کہ اگر صدام حسین نے گوریلا جنگ لڑی ہوتی تو اسے شکست نہ ہوتی اگر وہ اپنے گوریلا جنگجوؤں کو ملک میں پھیلا دیتا اور امریکی فوج میں بھی داخل کر دیتا تو میدان اس کے ہاتھ رہتا۔ یہ جنگ امریکی فوج نے نہیں بلکہ نئے ہتھیاروں نے جیتی ہے۔ یہ سائنس کا کارنامہ ہے کیونکہ سائنسدان ہی دن رات نئے سے نئے اسلحہ کی ایجاد میں مصروف رہتے ہیں

بجلی کے کمبل

امریکہ کی فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن پالیسی نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ بجلی سے منسلک کمبل استعمال کرنے کے نتیجے میں کینسر بھی ہو سکتا ہے اور اسقاط حمل بھی۔ لیکن انہوں نے متنبہ نہیں کیا کہ وہ اس خطرے سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔ ایک پینل نے ایف۔ ڈی اے جو۔ بجلی والے کمبل بناتے ہیں انہیں کہا کہ وہ بجلی کی رو جو کمبل میں داخل ہوتی ہے اسکو کم کرنے کی کوشش کریں اور اس بات کو عارضی طور پر تحقیقات کے عمل میں جاری رکھیں کہ اس کمبل کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ گذشتہ کئی سالوں سے اس سلسلے میں کی گئی تحقیقات میں اس قدر خطرے سامنے نہیں آئے جتنے اب موجودہ تحقیقات کے نتیجے میں سامنے آئے ہیں۔ کیونکہ اس سے پہلے نتائج ہمیشہ متضاد ہوتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں کمبل استعمال کرنے والوں کو کسی صورت میں بھی متنبہ کرنا قبل از وقت ہے۔ بلکہ اس پینل کے ایک ممبر نے تو یہ بھی کہا مجھے تو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ ہم نے صحیح اور مکمل اعداد و شمار حاصل کر لئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو اس قسم کے کمبل کے استعمال کی مخالفت کرتے ہیں وہ خاصے مضبوط ہیں۔ ایک شخص مسٹر ڈگ سی۔ ٹی۔ آئی سائیکلوٹرون سسٹمز

C.T.I CYCLOTRON SYSTEMS کے وائس پریذیڈنٹ اور جنرل منیجر ہیں کہتے ہیں کہ جو نتائج لوگوں کی صحت کی خرابی کی طرف اشارہ کرتے ہیں یہ کسی باقاعدہ مضبوط تحقیقات کا نتیجہ نہیں ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آپ کوڑا کرکٹ اکٹھا کریں اور اس کے نتیجے میں کوئی خوشخبری دیں۔ یہ ساری بات ہاتھوں سے نکلی جا رہی ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ کمبل استعمال میں نہ لائے جائیں تو کہنے لگے اس بات کی تو کسی نے سفارش نہیں کی۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم قاضی منظور احمد صاحب ولد مکرم نجیب اللہ صاحب سکنہ محلہ دارالبرکات کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصوف خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو وہ نظارت بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک وقفِ نو اور ماؤں کی ذمہ داری

آج جب کہ دنیا گناہ اور گمراہی کے دہانے پر کھڑی ہے۔ ہر طرف کفر اور فسق و فجور کے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھا رہے ہیں ان حالات میں دین حق ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کہ اپنی حسین تعلیمات اور صبح صادق کی مانند روشن کتاب کے ساتھ نیکی اور پاکیزگی کا مینار بنا ان اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش میں ہمہ تن مصروف ہے۔ لیکن شیطانی قوتیں کب یہ چاہتی ہیں کہ نیکی کا یہ نشان دنیا میں پھلے پھولے۔ لہٰذا سلمان رشدی جیسے کئی غلیظ لوگ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر دین حق کے پاکیزہ دامن پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش میں سرگرم عمل ہیں۔ ایسے حالات میں ایک ایسی روحانی فوج کی ضرورت ہے جسکا ہر جری جوان اپنے سر پر پاکیزہ اخلاق کا شملہ باندھے بلند کرداری کے گھوڑے پر سوار ہاتھ میں قلم کی تلوار لئے سینے میں ایمان اور قرآن کی حسین تعلیمات بسائے اور آنکھوں میں عزم و اعتماد کی چمکار لئے ان غلیظ لوگوں کو فتح کرنے کے لئے ان اندھیروں میں اترے۔ اسی روحانی فوج کی تیاری کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد صاحب نے وقفِ نو کی سکیم جاری کی ہے اور اس تحریک میں لڑکے اور لڑکیوں دونوں کو شامل کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آج پھر دینِ حق کو اسی روحانی فوج کی ضرورت ہے جس میں مرد و عورت دونوں شامل شانہ بشانہ سرگرم عمل ہو کر دین حق کے جھنڈے کو پوری دنیا میں لہرا دیں۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ روحانی فوج تیار کس رنگ میں ہو اور اسکو فعال اور مؤثر بنانے کی ذمہ داری کون اٹھائے۔ دنیا کی ایک مشہور شخصیت نپولین کے الفاظ ہیں۔ تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھی قوم دونگا۔ گویا اچھی قوم اس وقت تشکیل پا سکتی ہے جب اس قوم کے ہر شخص کی تربیت ابتدائی زمانے سے ہی بہتر اطوار پر کی گئی ہو۔ اور ابتدائی زمانہ کی اہم گائیڈ ماں ہوتی ہے۔ اگرچہ بچے کی پرورش و تربیت میں ماں باپ دونوں کا ہاتھ ہوتا ہے لیکن ماں کی گود بچے کے لئے ابتدائی درس گاہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جہاں سے بچہ جو کچھ سیکھتا ہے۔ اسکا ہر نقش اس کے ذہن میں بیٹھ جاتا ہے۔ سو وقفِ نو کی اس تحریک جس میں نئی نسل کو دین کیلئے وقف کرنا مقصود ہے اس لحاظ سے واقفین نو کی ماؤں پر انکی تربیت کی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اسی روحانی فوج کو اس رنگ میں تیار کرنا ہے کہ وہ دین کے لئے ہر لحاظ سے مفید اور کارآمد ثابت ہوں۔ ان پھولوں کی بہترین پرورش کے لئے چند ضروری باتوں کی طرف توجہ مبذول کرنا بے حد ضروری ہے۔

۱۔ اولین چیز اولاد کی تربیت کے لئے پُرزور دعاؤں کا سہارا ہوتا ہے۔ دعاؤں کے ذریعے اپنی اولاد کے نیک متقی اور پرہیزگار بننے کے متمنی ہوں۔ ماں کی دعا کو تو ویسے بھی جنت کی ہوا سے تشبیہ دی جاتی ہے اس کے علاوہ حضور کی خدمت میں دعا کے خطوط لکھنا ضروری ہے تاکہ ان بچوں کے نام حضور کی روحانی دعاؤں میں شامل ہوں۔

۲۔ گھر کا ماحول صحت مندانہ اور خالص دینی ہو۔ نمازوں کی طرف خصوصی توجہ دینا ضروری ہے کیونکہ بے نماز ماں کا بچہ کبھی بھی نماز کی ذمہ داری خلوصِ دل سے قبول نہیں کر سکتا قرآن کریم کی تلاوت اگر دن کے اکثر و بیشتر حصے میں ہوتی رہے تو اسکے شیریں الفاظ بچے کے کان میں ہر وقت امرت گھولتے رہیں گے اور اسکا ذہن روشن رہیگا۔ چھوٹے چھوٹے دینی طرز کے سوالات کے ذریعے بچوں کو بنیادی روحانی امور سے روشناس کیا جانا چاہیئے۔ بچے عموماً کہانیاں سننے کے شوقین ہوتے ہیں۔ اسکے لئے دینی کہانیاں بڑے بڑے اولیاء اور بزرگوں کی کہانیاں اگر بچوں کو سنائی جائیں تو اس طرح بچے کے دل میں تحریک پیدا ہو گی کہ وہ بھی ایسا ہی بنے

۳۔ حد سے زیادہ لاڈ پیار بچے کو ضدی اور خود سر بنا دیتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت اماں جان نے نہایت پیارا اصول بیان فرمایا ہے کہ بچے کی غلطیوں کو کبھی معمولی نوعیت کا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ بچہ ہے خود ہی سمجھ جائیگا۔ بلکہ پیار سے یا کبھی ہلکی پھلکی ڈانٹ ڈپٹ سے اس بدی کے خلاف نفرت اسکے دل میں ڈالی جائے۔

۴۔ بچے کی صحت کی طرف خصوصی توجہ دینا ضروری ہے۔ کیونکہ لاغر بچے کو لاکھ اخلاقیات کا درس دیا جائے وہ مجبوراً اپنی کمزوری اور بیماری کیوجہ سے سدھرنے کی بجائے مزید بدمزاج اور چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ اس بارے میں سیدنا حضرت فضل عمر فرماتے ہیں۔ بچے کو قسم قسم کی خوراک دی جائے گوشت ترکاریاں پھل دیئے جائیں۔ کیونکہ غذاؤں سے بھی مختلف قسم کے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ پس مختلف اخلاق کے لیئے مختلف غذاؤں کا دیا جانا بہت ضروری ہے۔ (منہاج الطالبین)

بچے کو صبح جلد اٹھنے کی عادت ڈالنے سے اسکی صحت پر نہایت مثبت اثرات ظاہر ہوتے ہیں لہٰذا بچوں کو علی الصبح اٹھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اپنی اولاد کی عزت کرو اور انکو اچھے آداب سکھاؤ۔ جسمانی صفائی کے ساتھ ساتھ بچے کو پاکیزہ اخلاق کے زیور سے بھی آراستہ کیا جانا چاہیئے۔ اپنے بچوں کو ایسے سچے موتیوں کا ہار دیں جسکا ہر موتی ایمان، سچائی، بہادری خود اعتمادی، امانت و دیانت اور فرمانبرداری کے حسن سے دیکھنے والے کی آنکھ کو خیرہ کر دے بچے کے سامنے جھوٹ، تکبر اور ترش روئی سے پیش نہیں آنا چاہیئے۔ کیونکہ بچے کا ذہن ایک سادہ سلیٹ کی مانند ہوتا ہے اس پر جیسا لکھ دیا جائے وہ انمٹ نقوش بن کر اسکے ذہن میں محفوظ ہو جاتا ہے بچے کا ذہن اِدھر اُدھر کی بیکار باتوں کی بجائے شروع ہی سے دینی علوم کی طرف مبذول کیا جائے۔ کیونکہ اسی علم اور اخلاق کی بدولت ہی وہ اس روحانی فوج میں شامل ہونے کا اہل ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں "دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب ہے۔ اور موزوں ہے جب داڑھی نکل آئی تب ضرب یضرب یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک یاد ہو گا۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔"

مندرجہ بالا باتوں کو اگر پیشِ نظر رکھا جائے تو امید کی جاسکتی ہے کہ اس روحانی فوج کا ہر سپاہی سورج چاند ستاروں کی مانند اس دنیا میں اپنے روحانی جلوے دکھا سکے۔ اور دینِ حق کی عظمت کو چار چاند لگا سکے۔ اور شرم و حیا اور تقدس اور نیکی و پاکیزگی کی سچی تصویر بن کر دین حق کے عظیم الشان نورانی رخ کی طرف دنیا کی توجہ مبذول کرا سکے۔ آنے والی نسل کو اپنی پاکیزہ گود میں کھلا کر انکے اخلاق و اطوار کو سنوار سکے۔ پس واقفین نو کی ماؤں سے یہی درخواست ہے کہ اس بابرکت سکیم کے تحت جو ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے اسکو معمولی مت سمجھیں بلکہ اپنی پوری کوشش اس عظیم ذمہ داری کو پورا کرنے پر صرف کریں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور یہ دعا ہر ماں کے لبوں پر تمنا بن کر ابھرے کہ

جن پر پڑیں فرشتوں کی رشک سے نگاہیں
اے میرے محسن ایسے انسان مجھ کو دیدے
دھل جائیں دل بدی سے سینے ہوں نور سے پُر
امراضِ روح کا وہ درمان مجھ کو دیدے
(کلام محمود)

(مصباح)

آپ کا خط ملا

مکرم سلیم احمد صاحب ایڈووکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور سے لکھتے ہیں:

امید ہے خدا کے فضل سے بخیریت ہونگے۔ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۹۱ء کا اخبار الفضل پڑھتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے کے ایک خطبہ کے اقتباس میں سٹھیالی کا ذکر پڑھا۔ اس سے مجھے خواہش پیدا ہوئی کہ اس حوالہ سے اپنے دادا چوہدری اللہ بخش صاحب بستی بابا اللہ بخش ضلع رحیم یار خاں جن کا ابتدائی تعلق بھی سٹھیالی سے تھا اور آپ ہمیں احمدیت سے متعلق بے شمار ایسے واقعات بیان کیا کرتے تھے جس سے ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی تھی۔ ذکر کروں ایک واقعہ ان کے الفاظ میں درج ہے۔

میں ابھی چھوٹا ہی تھا ابھی مونچھیں بھی نہیں پھوٹی تھیں کہ میں نے خدا کے فضل سے احمدیت قبول کر لی۔ اس بات کا اثر لازمی طور پر گاؤں میں ہونا تھا۔ ایک دن میرے کماد کے کھیت میں گاؤں کے لوگ گنے چھیلنے کے لئے آئے ہوئے تھے کہ ایک معزز غیر از جماعت نے کہا کہ دیکھو اگر چوہدری غلام قادر جو کہ میرے ماموں زاد بھائی تھے۔ مگر بہت کمزور جسم کے تھے دوسرے صحت مند آدمی کا نام لیا اس سے کشتی لڑے اور جیت جائے تو میں مرزا صاحب کی بیعت کر لوں گا۔ ورنہ اللہ بخش کو احمدیت چھوڑنا ہو گی۔ میں نے کہا کہ میں تمہاری ایسی بات نہیں مانتا۔ اس نے ضد کی تو میں نے غلام قادر کی طرف دیکھا کہ شاید وہ ہی انکار کرے مگر وہ کشتی کے لئے تیار تھا۔ میں مجبور ہو گیا۔ پلک جھپکتے ہی غلام قادر نے اپنے سے تگنا طاقتور آدمی کو چت کر دیا۔ میں نے اللہ کا شکر کیا مگر خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے پھر کہا کہ ایک دفعہ اور مقابلہ ہو جائے۔ میں نے ان کو سختی سے منع کیا مگر دوسری دفعہ کے مقابلہ میں فوراً ہی دوبارہ غلام قادر نے اس طاقتور

باقی صـ٧ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محترمہ خضر سلطانہ صاحبہ

ربوہ کے ریلوے سٹیشن کے جنوب کی طرف دارالرحمت وسطی کی جانب دیکھیں تو ایک چھوٹی سی زرد رنگ کی پروقار سی بیت الذکر ہے۔ جس پر بیت الذکر خضر سلطانہ بہت نمایاں طور پر لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ خضر سلطانہ کون تھیں جنہیں اتنے اہم مقام پر خدا کا گھر تعمیر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان سے مکمل تعارف محترمہ ظفر جہاں بیگم بھٹی کرواتی ہیں۔

عاجزہ نومبر ۱۹۴۸ء میں کراچی آئی اور تھیوسافیکل ہال بندر روڈ کے قریب ہی ایک فلیٹ میں رہائش پذیر ہوئی۔ دو تین روز کے بعد خضر سلطانہ جو چوتھی منزل پر مقیم تھیں ملنے آئیں اور اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ محمد یونس صاحب (وفات یافتہ) کی اہلیہ ہیں جو محترم بابو نذیر احمد صاحب (وفات یافتہ) امیر جماعت احمدیہ دہلی کے برادر نسبتی تھے جو ۱۹۴۷ء کے فسادات میں غالباً اللہ کی راہ میں جان دے گئے۔ (غالباً یوں کہ کسی کام سے باہر گئے تھے اور پھر واپس نہ آئے باوجود تلاش کے کچھ پتہ نہ لگ سکا تو قیاس کر لیا گیا ہے کہ ہنگامہ میں کام آ گئے) وہ خود چند ماہ پیشتر اپنی والدہ اور بھائیوں کے ہمراہ پاکستان آئی تھیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ اپنے خاندان کی اکیلی احمدی ہیں۔ جبکہ ان کی والدہ اور بھائی حد درجہ مخالف ہیں۔ شوہر بھی احمدی تھے مگر ان کی وفات کے بعد وہ تنہا رہ گئی ہیں۔ فطری طور پر مجھ سے مل کر انہیں بہت تقویت ہوئی۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ مزاجاً بہت سادہ اور حلیم ہیں۔ انہوں نے میرے بچوں کو قرآن شریف پڑھانے کی پیشکش کی جو میں نے فوراً قبول کر لی۔ اور پھر جتنا عرصہ میں وہاں رہی وہ یہ خدمت بخوشی انجام دیتی رہیں۔ ۶ ماہ بعد میں نے رہائش گاہ تبدیل کر لی مگر ہماری محبتیں اور اپنائیت قائم رہی اور وہ باوجود کمزوری صحت کے مجھ سے ملنے ہر تیسرے چوتھے ماہ پابندی سے آتی رہیں۔ اپنی اور اپنے میاں کی قبولیت احمدیت کا واقعہ سناتے ہوئے بہت جذباتی ہو جاتیں انہوں نے مجھے بتایا کہ ہمارے گھر میں چونکہ ہم دونوں کے علاوہ کوئی احمدیت سے متعارف نہ تھا اس لئے ہم نے اپنے جانماز تہہ کر دئے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابیں دو دو تین تین لال ٹین جلا کر پڑھا کرتے۔ یہاں تک کہ ہم نے حق کو پا لیا۔ اور دسمبر ۱۹۲۸ء میں باقاعدہ بیعت کر لی آپ اپنے حال میں بے حد قانع اور مطمئن تھیں اور خدا کے سوا کسی پر انحصار کی قائل نہ تھیں۔ دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد جیسی نعمت سے محروم رکھا۔ مگر کبھی شکوہ زبان پر نہ لائیں۔ نہایت دعاگو تھیں میری درخواست پر میرے لئے اولاد نرینہ کے لئے دعا کی اور خواب کی بناء پر دو بیٹوں کی خوشخبری دی خدا تعالیٰ نے مجھے جڑواں بیٹوں سے نوازا۔ ۱۹۵۳ء میں آپ کے بھائیوں نے کاروبار میں لگانے کے لئے آپ کا زیور گروی رکھ کر روپیہ حاصل کیا انہوں نے زیور تو دے دیا مگر ہمہ وقت یہ احساس رہتا کہ زیور کسی دینی مصرف میں خرچ ہوتا۔ ۱۹۶۲ء میں بہت منت سماجت سے زیور واپس ملا تو بہت دعا کرتیں کہ اس کا بہترین مصرف نکل آئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی رہنمائی کی اور خیال آیا کہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے عطا کردہ پلاٹ پر جو مکان بنوایا ہے۔ اس کے ایک حصہ میں خدا کا گھر بنوا دوں اور مکان کے کرایہ سے بیت الذکر کا خرچ نکلتا رہے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل انہوں نے اپنا مکان وقف کرنے اور اس کے ایک حصہ میں بیت الذکر بنوانے کی خواہش ظاہر کی۔ صدر انجمن احمدیہ نے اسے منظور کر لیا۔ پہلے ایک کچا کمرہ بنوایا گیا۔ جب اسے پختہ کرنے کا موقعہ آیا تو آپ کی خواہش کا علم ہونے پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ نے ۱۹۶۹ء میں حضرت امام جماعت الثالث (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحم فرماتا رہے) کے ارشاد پر اس کی بنیاد رکھی۔ یہ چھوٹی سی سادہ مگر پروقار بیت الذکر ریلوے سٹیشن کے بالکل قریب ہر آنے جانے والے کو یہ یاد دلاتی ہے کہ ایک فنا فی اللہ خاتون اپنے زیورات کا استعمال اس طرح بھی کر سکتی ہے۔ کہ زمین پر خدا کا گھر تعمیر کروا کے ثواب دارین حاصل کرے۔

لجنہ کراچی کو آپ کی خدمات لمبے عرصے تک حاصل رہیں۔ حلقہ سعید منزل (جس میں اس وقت رام سوامی کا علاقہ بھی شامل تھا) کی منتخب صدر تھیں۔ وفات تک جماعتی کاموں کی انجام دہی احسن طریق پر کرتی رہیں۔ ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء کو وفات پائی آپ کے بھائیوں نے کراچی میں دفن کرنے پر اصرار کیا مگر محترم مولوی عبدالمجید صاحب اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے بڑی حکمت سے معاملات کو سلجھایا اور تکفین و تدفین کا کام سر انجام دیا۔ آپ موصیہ تھیں ربوہ کی سرزمین پر آخری آرام گاہ نصیب ہوئی۔ خدا تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اور بیت الذکر خضر سلطانہ کی صورت میں چھوڑا ہوا ورثہ درجات کی بلندی کرتا رہے اے خدا تو ایسا ہی کر۔

(المحراب کراچی)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۹۵۹ میں محمد نواز ولد چوہدری محمد رمضان صاحب قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۲ دارالیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰٫۲٫۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ نمبر ۱۹/۱۰ برقبہ ۱۰ مرلہ دارالیمن غربی ربوہ مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے (۲) مکان نمبر ۸/۲ ترکہ والد جس میں ۲ مرلہ جگہ پر اپنا مکان بنایا ہوا ہے مالیتی -/۲۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: محمد نواز ۸/۲ دارالیمن غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ حکیم محمد عقیل 2/8-2 دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۲۔ بشیر احمد وصیت نمبر ۱۲۵۰۵

مسل نمبر ۲۷۹۶۰ میں نسرین اختر زوجہ چوہدری محمد نواز صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۲ دارالیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰٫۲٫۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیور ۲ تولہ مالیتی -/۶۶۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسرین اختر زوجہ چوہدری محمد نواز صاحب ۸/۲ دارالیمن غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد نواز خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۷۹۵۹ گواہ شد نمبر ۲ بشیر احمد وصیت نمبر ۱۲۵۰۵۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

آدمی کو گرا دیا۔ اس کے بعد مجلس میں خاموشی چھا گئی۔ کام کر کے ہم گھروں کو چلے گئے دوسرے دن گاؤں میں یہ بات عام ہو گئی کہ کل والے واقعہ کے بعد اس چوہدری نے قادیان جا کر احمدیت قبول کر لی ہے اس کے بعد ہمارے گاؤں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت تیزی سے پھیلی۔

"بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت اور غرباء سے محبت کے دائمی نقوش پیدا کریں"۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کا آخری عشرہ

ایک حدیث کا ترجمہ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے) آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے اور اپنی رات کو (عبادت میں) شب بیداری سے زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ جب کبھی کسی پیاری چیز کے الوداع ہونے کا وقت آتا ہے تو بے اختیار جذبات محبت جوش مارتے ہیں۔ کچھ یہی کیفیت ہمارے آقا سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی رخصتی پر ہوتی تھی۔ جب روحانیت کی بہار اپنی رونق دکھا کر رخصت ہونے کو آتی تو آپؐ ان آخری ایام میں کمر کس لیتے اور برکات رمضان کے حصول میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔

حضرت عائشہؓ کی ہی دوسری روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں عبادات میں جتنی کوشش و محنت و مجاہدہ فرماتے تھے وہ جدوجہد اس کے علاوہ ایام میں کبھی نہیں دیکھی گئی (ابن ماجہ)

معلوم ہوتا ہے ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی رخصتی کے اس خیال سے کہ پھر یہ پیارا برکتوں والا مہینہ سال بعد آئے گا۔ پوری ہمت اور طاقت خرچ کر کے ان برکتوں کو حاصل کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔

دوسرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ان آخری ایام میں جو خاص برکات رکھی گئی ہیں ان کا حصول بھی مقصود ہوتا تھا۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے رمضان کے آخر میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو آگ سے آزاد کرتا ہے۔ (بیہقی) آخر عشرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف بھی فرماتے تھے۔ اور لیلۃ القدر کی تلاش میں راتیں بھی زندہ کرتے تھے۔ رمضان المبارک کے اس آخری عشرے کی ایک اور برکت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ "رمضان کی آخری رات میں میری امت کی مغفرت ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا رمضان کی آخری رات لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ عمل کرنے والا جب عمل سے فارغ ہوتا ہے تو اس وقت اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے (اور یہ مغفرت اس کا اجر ہے)

(مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ)

اس لئے رمضان کی عبادات اور اعمال سے فراغت پر ان بندوں کو آخری رات اللہ تعالیٰ اپنی بخشش عطا فرماتا ہے۔ کتنے مبارک ہیں وہ روزہ دار رمضان کی عبادت بجا لانے والے جن کو جلد ہی ان کا اجر دے دیا جاتا ہے۔

ربوہ میں آپ کے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
فون: ۵۵۰
گھر: ۷۴۹-۵۴۹
گولبازار۔ ربوہ

روم کولر۔ جمبو۔ نشاط۔ نیشنل
حسن ٹریڈرز
فون ۴۵۴

صاحب اولاد
اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

۔ چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
۔ بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
۔ مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITTI CHHOURE COURSE
۔ بے بی گروتھ کورس	۳۰/-	BABY GROWTH COURSE
۔ سوکھا پن کورس	۵۰/-	MARASMAS COURSE
۔ بے بی ٹانک	۱۰/-	BABY TONIC
۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
۔ بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULAR TEETH CURE

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن
تین صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۶ ۷۷۱

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان اور بھارت کے خارجہ سیکرٹریوں کی ملاقات ختم ہونے کے بعد مشترکہ اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت سیاچین پر مذاکرات کے لئے آمادہ ہو گئے ہیں۔ مزید مذاکرات جولائی اور اگست میں ہوں گے۔

○ حکومت پاکستان نے افغانستان میں خوست کی جنگ میں ملوث ہونے کے بارے میں کابل حکومت کے الزامات مسترد کر دیئے ہیں۔

○ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مزید مذاکرات کے نتیجے میں اپوزیشن پی ڈی اے سینیٹ کی ایک مزید نشست کے مطالبے سے دستبردار ہو گئی ہے۔ حکومت کے نمائندہ چوہدری نثار علی نے بتایا کہ مذاکرات پر وزیر اعلیٰ سندھ کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا حکومت ان کو اعتماد میں لے کر مذاکرات کر رہی ہے۔

○ حکومت پنجاب نے تین وفاقی ادارے کاٹن کارپوریشن، چاول کارپوریشن اور فیڈرل بنک فار کوآپریٹوز توڑنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔

○ کراچی میں مذہبی جلوس پر فائرنگ کے بعد ہنگامے شروع ہو گئے۔ مشتعل ہجوم نے پولیس کے ٹرک اور جیپ کو آگ لگا دی ریڈیو سٹیشن کی عمارت پر پتھراؤ کیا۔ فائرنگ سے تین افراد زخمی ہو گئے۔

○ پورے ملک میں کلرکوں کی ہڑتال ہو رہی ہے۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں نے باقاعدہ بھرتی شروع کر دی ہے۔ اپنا بنک شروع کر دیا ہے۔ ایک ہزار افراد نے ڈاکوؤں کے ایک سردار کو درخواستیں دی ہیں کہ ان کو اپنے گروہ میں شامل کر لیا جائے۔ ان درخواستوں کی جانچ پڑتال کے لئے ڈاکوؤں کے سربراہ نے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔

○ لاڑکانہ میں نماز تراویح کے دوران مسجد سے ۶ افراد کو اغوا کر لیا گیا ڈاکوؤں نے مسجد میں داخل ہو کر نماز تراویح رکوا دی۔

غیر ملکی خبریں

○ لیبیا نے عراق کی طرف سے سلامتی کونسل کی مستقل جنگ بندی کی قرارداد کو تسلیم کرنے پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں تو یہ یقین تھا کہ عراق دنیا کے نقشے سے مٹ بھی گیا تو ذلت آمیز شرائط تسلیم نہیں کرے گا۔ لیکن اس نے یہ قرارداد تسلیم کر کے عربوں کو رسوا کر دیا ہے۔

○ تین لاکھ سے زیادہ کرد پناہ گزین ایران میں داخل ہو گئے ہیں۔ ادھر عراق نے ایران کے اس دعوے کو مبالغہ آمیز قرار دیا ہے کہ دس لاکھ کرد باشندے ملک سے فرار ہو رہے ہیں۔ ادھر عالمی امدادی اداروں نے رپورٹ دی ہے کہ ایران اور عراق کی سرحد پر ۲ سے ۳ لاکھ پناہ گزین پہاڑوں پر کھلے آسمان تلے پڑے ہیں۔ امریکی اور برطانوی طیارے ان پر امدادی سامان پھینک رہے ہیں۔ ترکی سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں پہنچنے والے ڈیڑھ ہزار کرد پناہ گزین جاں بحق ہو گئے ہیں۔

○ امریکہ کے صدر بش نے ایران کو بہتر تعلقات کی پیشکش کی ہے۔

○ خلیج کی جنگ کے نتیجے میں مصر کے وارے نیارے ہو گئے ہیں۔ اربوں ڈالر کے قرضے معاف ہو گئے ہیں۔ مصری باشندوں کے لئے بیرونی ملک ملازمتوں کے دروازے کھل گئے ہیں۔ خلیجی ریاستوں نے سرمایہ مصری بینکوں میں منتقل کرنا شروع کر دیا ہے۔

○ انڈونیشیا میں فوج اور علیحدگی پسندوں کے درمیان جھڑپیں ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔